اثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ف ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء

رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

عکس مبنی بر خود نوشت خطی نسخہ مصنف محزونہ در کتابخانہ
خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسےٰ زئی شریف، پاکستان

اثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ف ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء

رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

شیخ المشائخ

حضرت خواجہ احمد سعید دہلوی ثم مدنی

رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف رسالہ ہذا

رسالہ مبارکہ "اِثْبَاتُ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ" کے مؤلف شیخ المشائخ حضرت خواجہ احمد سعید دہلوی ثم مدنی ثم بقیعی ہیں، آپ نسب اور طریقت ہردو اعتبار سے مجددی ہیں، سلسلۂ نسب چھ واسطوں سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ السامی سے جاملتا ہے، والدِ ماجد کا اسمِ گرامی زَکِیُّ الْقَدْر اور کنیت ابوسعید تھی جو نام کی بجائے کنیت سے معروف ہوئے۔

آپ قدس سرہ یکم ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ/۳۱/جولائی ۱۸۰۲ء کو رام پور میں پیدا ہوئے، اور ۲/ربیع الاول ۱۲۷۷ھ/۱۸/ستمبر ۱۸۶۰ء منگل کے دن ظہر اور عصر کے درمیان مدینہ منورہ کی پاکیزہ فضاؤں میں آپ نے اس حیات مستعار کے آخری سانس لئے، تجہیز و تکفین کے بعد آپ کا جنازہ پہلے حضور نبی کریم شفیعِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مواجہہ شریف میں لاکر رکھا گیا پھر نماز جنازہ مسجد نبوی کی عہدِ نبوی کی حدود میں ادا کی گئی، آپ کے جسدِ اطہر کو رِیَاضُ الْجَنَّةِ کے

Marfat.com

اندر محراب نبوی میں لا کر رکھا گیا جہاں آپ کے جدِّ اعلیٰ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا گیا تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جنت البقیع میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے گنبد مبارک کے متصل قبلہ کی جانب دفن کیا گیا، ذیل کا قطعہ تاریخی سنگ مرمر پر کندہ کروا کر آپ کے سرہانے نصب تھا: ؎ [1]

قَضٰی قُطْبُ الْاَقْطَابِ الشَّهِيْرُ بِاَحْمَدَ
سَعِيْدٍ اِمَامِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْهُدٰی
مَنَارِ الطَّرِيْقِ النَّقْشْبَنْدِيَّةِ الَّتِیْ
لَهَا جَدُّهٗ فِی الْاَلْفِ مُجَدِّدَا
وَمُنْذُ حَلَّ فِیْ ذَا الْقَبْرِ نَادَيْتُ اَرِّخُوْا
سَعِيْدًا شَهِيْدًا بِالْجِنَانِ مُخَلَّدَا
..........۱۲۷۷ھ..........

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ابھی دس سال پوری نہ تھی کہ آپ اپنے والدِ ماجد حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت شاہ غلام دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے، جو آپ پر بے حد مہربان تھے، انہیں اپنی اولاد کی مانند سمجھتے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ میں نے بہت سے لوگوں سے بیٹا طلب کیا کسی نے نہ دیا لیکن ابو سعید نے اپنا بیٹا ہمارے حوالہ کر دیا، آپ نے

---

[1] نجدیوں سعودیوں نے حجاز (عرب) پر تسلط جمانے کے بعد اس وقت موجود تمام گنبدوں اور مزارات شریفہ کو گرا کر قبور کو زمین کے برابر کر دیا۔

Marfat.com

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے والدِ ماجد کے سایۂ عاطفت میں تربیت پائی، انہوں نے آپ کو نصیحت فرمائی کہ قال کو حال کے ساتھ جمع کرو، علمائے وقت سے اکتسابِ علم کرو اور حلقۂ ذکر کے وقت اس میں شمولیت کیا کرو، دورانِ حلقہ بسا اوقات حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کو اپنی مسند پر ایک طرف بٹھاتے اور پوری قوت سے ایک گھنٹہ تک توجہ سے نوازا کرتے تھے، آپ نے وقت کے جید علمائے کرام سے علم کی تحصیل فرمائی، علاوہ ازیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تینوں فرزندوں سے استفادہ کیا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیثِ پاک کی سند حاصل کی، اس کے ساتھ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بتمام وکمال مجددی سلوک طے فرمایا، چوں کہ تمام مقامات میں اپنے والدِ ماجد حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ سے توجہات حاصل کیں اس لئے ان کا نام بھی شجرۂ طریقت میں شامل ہے۔

آپ کے پیر و مرشد باپ بیٹا ہر دو پر بے حد خوش تھے، آپ کا ارشاد ہے:۔

”ابوسعید، رؤف، بشارت اللہ اور احمد سعید اس زمانہ میں دینِ محمدی کے ستون ہیں۔“

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲ ر صفر ۱۲۴۰ھ کو وصال پایا، وصال سے قبل آپ نے اپنی مسند، خانقاہ اور مکانات متعلقہ خانقاہ حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد فرمائے، جنہوں نے نو (۹) سال اور تین (۳)

Marfat.com

ماہ تک اس خانقاہ شریفہ میں مسند نشینی کے فرائض انجام دیئے، ۱۲۴۹ھ کو وہ حرمین شریفین کے سفر پر روانہ ہوئے اور خانقاہ شریفہ کا سارا انتظام حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد فرمادیا، حج وزیارت سے واپسی کے سفر میں آپ کے والدِ ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا، حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مرادی تربیت نے اثر دکھانا شروع کردیا، لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلسلہ شریفہ میں داخل ہونے لگے، تقریبا پچیس برس تک یہ دریائے فیضان موجزن رہا تا آں کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا مرحلہ آن پڑا، انگریزوں کے تسلط کے بعد آپ نے حرمین شریفین کی جانب ہجرت اختیار کرلی، آپ بادبانی جہاز پر آخر شوال ۱۲۷۴ھ کو جدہ شریف پہنچے، اسی سال فریضۂ حج ادا کیا، اس کے بعد مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کرلی، اور وقتِ موعود تک وہیں قیام رہا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں جہاد کا فتوی صادر کرنے والے علمائے کرام میں آپ اور آپ کے برادرِ اصغر حضرت شاہ عبدالغنی محدث دہلوی ثم مدنی کا نام شامل ہے، بقول پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب آپ اس فتوے کے اولین محرک ہیں، سقوطِ دہلی اور انگریزی تسلط کے بعد چار ماہ تک آپ اپنی خانقاہ شریف میں مقیم رہے، زاں بعد آپ نے اپنے اہلِ وعیال وافرادِ خاندان اور خُدّام سمیت حرمین شریفین کی جانب ہجرت اختیار کرلی، اس قافلۂ ہجرت میں کم وبیش ایک سوافراد تھے، سقوطِ دہلی کے بعد ہنگامہ دار وگیر اور زاں بعد مراحل میں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کے لئے غیب سے بندوبست انگریزی فوج میں ایک پٹھان افیسر نورنگ خان کی صورت میں کر رکھا تھا، جو آپ کے خلیفۂ اجل حضرت حاجی دوست محمد قندہاری رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا، انگریز اپنی فوج میں بغاوت کے خطرہ کے پیش نظر آپ کو شہید نہ کر سکے، ایک اور نا معلوم الاسم پٹھان افسر نے لدھیانہ میں آپ کی خدمت کی اور مجددی خاندان کے ایک صاحب زادہ خورشید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو انگریزی قید سے آپ کی فرمائش پر رہائی دلائی، قصۂ مختصر آپ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل سے ہوتے ہوئے حرمین شریفین بخیر و عافیت پہنچ گئے [1]

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مقامات خیر ص/۹۰ تا ۹۴)

---

[1] مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہ نے اپنے ان خدام کو فراموش نہ کیا، چناں چہ حضرت خواجہ دوست محمد قندہاری رحمۃ اللہ علیہ کو ایک خط میں تحریر فرمایا:۔

احوالِ نورنگ خان هم باید نوشت که کجا هستند وبفرزندانِ ایشاں ومیر عالم خان ودیگر همه مخلصین ومتعلقین سلام مسنون خوانند۔

مکتوبات شاہ احمد سعید (خطی) مکتوب نمبر/۱۳۳ مملوکہ پروفیسر صاحبزادہ محمد سعد سراجی مرشد بابا۔

Marfat.com

تصانیف مبارکہ

حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہ العزیز علوم و معارفِ دینیہ کے بحرِ ذخار تھے، معاصر علماء میں سے کسی کو آپ کے مقابل بحث کا یارانہ تھا، آپ کے سوانح نگار حضرت مولانا شاہ محمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی علمی قابلیت پر یوں روشنی ڈالی ہے:۔

چناں عالم بودند کہ درھر مسئلہ از مسائلِ دینیہ کہ مناظرہ فرمودند غالب آمدند۔

مناقبِ احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ (فارسی) ص/۱۵۵۔

مفہوم: آپ اتنے بلند پایہ عالمِ دین تھے کہ مسائلِ دینیہ میں سے جس مسئلہ پر کسی سے مناظرہ فرماتے غلبہ آپ ہی کو نصیب ہوتا۔

لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قال کی وادی کی بجائے حال کے میدان میں ڈیرہ ڈال رکھا تھا، اوراد و وظائف، تسبیح و تہلیل، حلقہ ہائے ذکر، مریدین کو توجہ دینے اور مخلوقِ خدا کی روحانی رہنمائی وغیرہ امور سے آپ کو فرصت نہ تھی، کچھ طلبہ کو کتبِ درسیہ کے اسباق بھی پڑھاتے اور ان میں بھی درج بالا مصروفیات کے باعث بسا اوقات ناغہ ہو جاتا، ایسی صورت میں بغیر اشد ضرورت کے تصنیف و تالیف کے لئے وقت نکالنا ممکن نہ تھا۔

Marfat.com

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور ان کے خاندان کے ایک نوخیز عالم مولانا محمد اسماعیل دہلوی نے جمہور اہلِ سنت اور اپنے ہی اسلاف کے عقائد و نظریات کے خلاف تقریری اور تصنیفی محاذ گرم کر رکھا تھا اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے نظریات کو اپنا کر ان کا پرچار شروع کر دیا تھا جس کے باعث اس خاندان کے تلامذہ اور عام مسلمانوں میں ایک ہیجان کی کیفیت بپا تھی، دہلی کے پندرہ سو مسلمانوں نے اپنے دستخطوں کے ساتھ حاکمِ وقت انگریز ریذیڈنٹ کے پاس ان کے وعظ کی بندش کی درخواست دی لیکن اس کا کوئی اثر نہ ہوا، چند دنوں کی بندش کے بعد اس نے مولوی صاحب کو متنازعہ فیہ وعظ کی اجازت دے دی ایسے حالات میں حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کب خاموش رہ سکتے تھے، چناں چہ آپ نے زبانی اور تحریری ہر دو انداز میں اس فتنۂ جدیدہ کی سرکوبی کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، آپ کے سوانح نگار لکھتے ہیں:۔

ذکر کسے بہ بدی نمی فرمودند الا ایں فرقۂ ضالہ وہابیہ را کہ بجہت تحذیرِ مردماں قباحتِ افعال واقوالِ شاں بیان می فرمودند۔

مناقبِ احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ، ص/۱۵۷۔

ترجمہ:۔ وہابیوں کے گمراہ فرقہ کے سوا کسی اور کا ذکر برے انداز سے نہ فرماتے، لوگوں کو بچانے کی غرض سے ان کے افعال اور اقوال کی قباحت بیان فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

آپ قدس سرہ کی تصانیف کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱...... سَعِیْدُ الْبَیَانِ فِیْ مَوْلِدِ سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ ''اردو''۔

۲...... اَلذِّکْرُ الشَّرِیْفُ فِیْ اِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ الْمُنِیْفِ ''فارسی''۔

۳...... اِثْبَاتُ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ عربی (رسالہ ہذا)۔

۴...... اَلْفَوَائِدُ الضَّابِطَةُ فِیْ اِثْبَاتِ الرَّابِطَةِ ''فارسی''۔

۵...... تَحْقِیْقُ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ فِیْ اَجْوِبَةِ الْمَسَائِلِ الْاَرْبَعِیْنَ ''فارسی''۔

۶...... اَنْہَارِ اَرْبَعَة ''فارسی''۔

ان کے علاوہ آپ کے ایک سو سینتیس ر۱۳۷ رمکتوبات شریفہ کا مجموعہ بھی ہے یہ مجموعۂ مکاتیب حضرت قبلہ حاجی مولانا دوست محمد قندھاری کا مرتّب فرمودہ ہے۔

اس مجموعۂ مکتوبات کے متعدد مخطوطے کتب خانہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف (ڈیرہ اسماعیل خان) میں موجود ہیں، ایک خطی نسخہ جناب مرشد بابا پروفیسر محمد سعد سراجی صاحب کے ہاں بھی محفوظ ہے جس کے کاتب حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ اجل ونائب مناب حضرت قندھاری موصوف رحمۃ اللہ علیہ ہیں، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (حیدر آباد، سندھ) نے اس مجموعۂ مکاتیب کو پہلی مرتبہ تحفہ زواریہ کے نام سے طبع فرمایا۔

آپ کی ان درج بالا چھ تصانیف میں سے پانچ کا تعلق بلاواسطہ یا بالواسطہ فرقۂ ضالہ وہابیہ کی تردید سے ہے، محافلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

جنہیں یہ فرقہ بدعتِ سیئہ قرار دیتا ہے کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں اہمیت اس امر سے عیاں ہے کہ اس موضوع پر آپ نے اردو، فارسی، عربی تین زبانوں میں رسائل تحریر فرمائے، ان رسائل میں سے زیرِ نظر رسالہ یعنی 'اثبات المولد والقیام' چند خصوصیات کا حامل ہے۔

پہلی ...... یہ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس سے تحریر شدہ کا عکس شاملِ اشاعت ہے۔

دوسری ...... یہ کہ اس کے مخاطب عوام نہیں بلکہ وہابی علماء ہیں، شاید اسی لئے عربی زبان میں لکھا گیا، اس کے ترقیمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مولوی محبوب علی جعفری کی کتاب کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے، لیکن اس کے مخاطب فرقہ وہابیہ کے تمام علماء ہیں، یہ رسالہ آپ قدس سرہ کی طرف سے ان پر اِتمامِ حجت کا درجہ رکھتا ہے، آپ انہیں یوں مخاطب فرماتے ہیں:۔

"اگر تم مسلمان ہو اور اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مستند حالات سننے کا شوق رکھتے ہو تو ہماری محافلِ میلاد میں آؤ۔"

گویا آپ ان کے دلوں پر دستک دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

لذتِ ایں مے نہ شناسی تا نہ چشی

یہ رسالہ اگرچہ حجم میں مختصر ہے لیکن دلائل و براہین کے اعتبار سے بہت قوی اور مضبوط ہے، آج ڈیڑھ سو سال بعد بھی اس کے دلائل لاجواب ہیں، یہی

Marfat.com

خصوصیت آپ کی دیگر تصانیف کی ہے کہ تاہنوز ان میں سے کسی کا رد لکھنے کی کسی کو ہمت نہ ہوئی، آپ کی روحانی عظمتوں کے ساتھ ساتھ آپ کا علمی رعب ودبدبہ اس شان کا تھا جب تک آپ دہلی میں مقیم رہے فرقۂ وہابیہ کو سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔ لیکن ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لینے کی پاداش میں جب اہلِ سنت کے بعض علماء کو فرنگیوں نے شہید کر دیا، بعض ہجرت پر مجبور ہو گئے تو اب وہابیہ اور دیگر باطل فرقوں کے لئے میدان خالی تھا، مزید براں انگریز حکومت بھی ان کی پشت پر تھی، حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح نگار تحریر فرماتے ہیں:۔

وَمَا کَانَ لِتِلْکَ الْفِرْقَةِ الضَّالَّةِ لِرَفْعِ الرَّأْسِ طَاقَةٌ مُدَّةَ اِقَامَتِهٖ فِیْ دِهْلِی مِنْ هَیْبَتِهٖ۔ اَلْمَنَاقِبُ الْاَحْمَدِیَّةُ وَالْمُقَامَاتُ السَّعِیْدِیَّة (عربی) ص/۱۵۰

ترجمہ: دہلی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قیام کے زمانہ میں آپ کی ہیبت کے باعث اس گمراہ فرقہ کو سر اٹھانے کی ہمت نہ تھی۔

یہ رسالہ بخطِ مصنف رحمۃ اللہ علیہ پہلی مرتبہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی عظیم خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف (ڈیرہ اسماعیل خان) سے متعلق مکتبہ سراجیہ کی جانب سے جناب پروفیسر محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا کے زیرِ اہتمام زیورِ طبع سے آراستہ ہوا، پھر مکتبہ ایشق ترکی سے چھپا، اس کا اردو ترجمہ مرکزی مجلس رضا لاہور اور مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور، کے اہتمام سے چھپ کر شائع

Marfat.com

ہوا، یہ اس ترجمہ کی اشاعتِ ثالثہ ہے۔

اس کے مترجم استاذ الاساتذہ حضرت مفتی **محمد رشید** نقشبندی مجددی شیخ الحدیث جامع نظامیہ رضویہ لاہور رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

مولوی محبوب علی جعفری

حضرت شاہ احمد سعید دہلوی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسالہ "اِثْبَاتُ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ" مولانا محبوب علی جعفری کی کتاب کے رد میں لکھا، مولوی صاحب کی تصانیف کی فہرست نظر سے نہیں گزری اس لئے اس کتاب کا نام معلوم نہیں، مولوی صاحب دہلی کے حسینی جعفری سادات خاندان کے ایک فرد تھے، والد کا نام مصاحب علی بن حسن علی تھا، یکم محرم ۱۲۰۰ھ کو پیدا ہوئے حضرت شاہ عبدالقادر بن حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہما سے علم حاصل کیا، بعد میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کی سند حاصل کی، حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے ترمذی شریف کی قراءت اور سماع میں مولانا اسماعیل دہلوی کے ہم سبق تھے، اور بعد میں ان کے رنگ میں رنگے گئے، سید احمد بریلوی کے ہاتھ پر جہاد کے لئے بیعت کی اور اس میں ایک قافلہ کی سربراہی کرتے ہوئے شریک ہوئے لیکن بعد میں ان کے اطوار بود وباش کو دیکھ کر متنفر ہوگئے، اور واپس آگئے، ان کی علیحدگی سے اس تحریک کو خاصا نقصان پہنچا، ہندوستان سے مالی اور افرادی مدد آنا منقطع ہوگئی جو عرصہ بعد بڑی تگ ودو

Marfat.com

سے بحال ہو سکی۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بقول سر سید احمد خان علی گڑھی انگریزوں کے خلاف فتویٰ جہاد پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا، اور جنرل بخت خان کو کہا ہم مسلمان گورنمنٹ انگریزی کی رعایا ہیں، ہم اپنے مذہب کی رو سے اپنے حاکموں سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (ملاحظہ ہو: ہنٹر پر ہنٹر، ص/۳۲) لیکن اس زمانہ میں چھپنے والے فتویٰ جہاد میں ان کا نام شامل ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ۔

حضرت مولانا شاہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا اسماعیل دہلوی کے خلاف "تَحْقِيْقُ الْفَتْوٰى فِيْ اِبْطَالِ الطَّغْوٰى" نامی کتاب میں ان کی تکفیر فرمائی ہے۔ مولوی محبوب علی جعفری نے اس فتوی کی تائید کی ہے اور اس پر اپنے دستخط ثبت کئے ہیں۔

استاذ العلماء

مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی

عفی عنہ

۷/ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ ۲۰۱۰ء/۳/۲۴۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق
ليظهره على الدين كله ولو كره الكافرون والصلوة
والسلام على من ختم به النبيون وآله واصحابه الذين
هم انوار العيون ايها العلماء اسألون عن دليل
مولد الشريف لنبينا وسيدنا صلى الله عليه وسلم فاعلموا
ان محفل المولد الشريف يشتمل على ذكر الروايات والاحاديث
الصحاح الدالة على جلالة قدره واحوال ولادته ومعراجه
ومعجزاته ووفاته صلى الله عليه وسلم كلما ذكره الذاكرون
وكلما غفل عن ذكره الغافلون فانكاركم مبني على
عدم استماعه فان كنتم مسلمين شائقين الى استماع احوال
محبوب رب العالمين سيد الانبياء والمرسلين صلى الله عليه وسلم
فاحضروا الدنيا واسمعوا ليظهر عليكم صدق ما ادعينا
وهو في الحقيقة وعظ وتذكير لمن ألقى السمع وهو شهيد
ماموربه في كلام رب العالمين بقوله تعالى وذكر فان

Marfat.com

الذکری ینفع المومنین لا کوعظ الجہال فی زماننا الذین
اتخذوا انفسہم علماء وصلحاء المشتمل علی تحقیر الانبیاء والاولیاء
واغتیاب المومنین الکاملین وقد نہی اللہ سبحانہ عن الغیبۃ
فی کلامہ المجید حیث قال جل جلالہ ولا یغتب بعضکم
بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ
ان اللہ تواب رحیم ضلوا فاضلوا اضاعوا فاضاعوا بیخبرے چند
زخود بیخبر عیب بینند تند مرغم ہنر باد شوند از بیچراغی رسند
دود شوند از بدباغی رسند نعوذ باللہ منہم وذکر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
بعینہ ذکر اللہ سبحانہ روی ابو سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اتانی جبریل فقال ان ربی وربک یقول تدری کیف
رفعت ذکرک قلت اللہ ورسولہ اعلم قال قال اللہ سبحانہ
اذا ذکرت ذکرت معی قال ابن عطاء جعلت تمام الایمان
بذکری معک وقال ایضا جعلتک ذکرا من ذکری فمن
ذکرک ذکرنی کما ہو مذکور فی الشفاء فالمانع من ذکر اللہ
وذکر الرسول یکون من جنود ابلیس المتنفر عن ذکر اللہ تعالی

وان المؤمن المحب يشتاق ويتلذذ بذكر المحبوب كما قال الشاعر

اعد ذكر نعمان لنا ان ذكره هو المسك ما كررته يتضوع

ويبذل الاموال والاولاد والازواج والنفس لاستماع
ذكر المحبوب كما هو ماثور عن الخليل صلى الله على نبينا وعليه وبارك
وسلم فمن شاء يكون من حزب الله الا ان حزب الله هم
المفلحون ومن شاء يكون من حزب الشيطان الا ان حزب
الشيطان هم الخاسرون ونذكر الان الدليل المخصوص التي
صرح بها العلماء الكبار على رغم انف الكثار استخرج الامام
الحافظ ابو الفضل ابن حجر اصلا من السنة حيث قال قد ظهر لي تخريجها
على اصل ثابت وهو ما ثبت في الصحيحين من ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسألهم
فقالوا هذا يوم اغرق الله فيه فرعون ونجى موسى فنحن نصومه
شكرا لله تعالى فقال انا احق بموسى منكم فصامه وامر بصيامه فيستفاد
منه فعل ذلك شكرا لله تعالى على ما من به في يوم معين من اسداء نعمة
او دفع نقمة ويعاد ذلك في نظير ذلك اليوم من كل سنة والشكر

Marfat.com

لله تعالى يحصل بانواع العبادات والسجود والقيام والصدقة والتلاوة

وای نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبی الکریم نبی الرحمة فی ذالک

الیوم وعلی هذا فینبغی ان یتحری الیوم بعینه حتی لیطابق قصة

موسی فی یوم عاشورا انتهی وقال شیخنا شیخ الاسلام بقیة المجتهدین

الاعلام جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمه الله

وقد ظهر لی تخریجه علی اصل آخر غیر الذی ذکره الحافظ وهو ما رواه البیهقی

عن انس رض ان النبی صلی الله علیه وسلم عق عن نفسه بعد النبوة مع انه ورد

ان جده عبد المطلب عق عنه فی سابع ولادته والعقیقة لا تعاد مرة

ثانیة فیحمل ذالک علی ان هذا فعله صلی الله علیه وسلم اظهار الشکر علی

ایجاد الله تعالی ایاه رحمة للعالمین وتشریفا للامته صلی الله علیه وسلم

کما کان یصلی علی نفسه لذلک فیستحب لنا ایضا اظهار الشکر بمولده

بالاجتماع واطعام الطعام ونحو ذلک من وجوه القربات

والمسرات انتهی وصرح بمثل ذالک فی شرح سنن ابن ماجه وقال

الشیخ الامام جلال الدین عبد الرحمن ابن عبد الله مولد رسول الله

صلی الله علیه وسلم مبجل مکرم قدس یوم ولادته وشرف وعظم

وكان وجوده مبدء سبب النجاة لمن تبعه فمن اعد لنا الفرحة بولادته
صلى الله عليه وسلم فنمت بركاته على من اهتدى به فشابه هذا اليوم يوم الجمعة
من حيث ان يوم الجمعة لا تسعر فيه جهنم هكذا ورد عنه صلى الله عليه وسلم
فمن المناسب اظهار السرور وانفاق الميسور واجابة من دعاه رب
الوليمة للحضور انتهى والامام ابو عبد الله بن الحاج قال في فضيلة شهر
مولد نبينا صلى الله عليه وسلم هذا الشهر فضله الله تعالى وفضلنا فيه
بهذا النبي الكريم الذي من الله علينا فيه بسيد الاولين والآخرين
فكان يجب ان يزاد فيه من العبادة والخير شكرا لله سبحانه على ما
اولانا فيه من هذه النعم العظيمة وان كان النبي صلى الله عليه وسلم
لم يزد فيه على غيره من الشهور شيئا من العبادات وما ذاك الا رحمة منه صلى الله عليه
وسلم لامته ورفقة بهم لانه عليه الصلوة والسلام كان يترك العمل
خشية ان يفرض على امته رحمة منه بهم لكن اشار عليه الصلوة والسلام
الى فضيلة هذا الشهر العظيم بقوله للسائل الذي سأله عن صوم يوم الاثنين
ذلك يوم ولدت فيه فتشريف هذا اليوم متضمن تشريف هذا الشهر
الذي ولد فيه فينبغي ان نحترم حق الاحترام ونفضل كما فضل الله به

Marfat.com

الاشهر الفاضلة وفضيلة للازمنة والامكنة بما خصها الله به من العبادات
التي تفعل فيها لما قد علم ان الامكنة والازمنة لا تشريف لها لذاتها
وانما يحصل لها التشريف بما خصت به من المعاني فانظر الى ما خص الله به هذا
الشهر الشريف ويوم الاثنين الا ترى ان صوم هذا اليوم فيه فضل عظيم
لانه صلى الله عليه وسلم ولد فيه فعلى هذا ينبغي انه اذا دخل هذا الشهر الكريم
ان يكرم ويعظم ويحترم بالاحترام اللائق به اتباعا له صلى الله عليه وسلم
في كونه كان يخص الاوقات الفاضلة بزيادة فعل البر فيها وكثرة الخيرات
انتهى وقال الشيخ احمد بن خطيب القسطلاني في المواهب اللدنية واذا كان
يوم الجمعة التي خلق فيه آدم عليه السلام خص بساعة لا يصادفها عبد
مسلم فسال الله فيها خيرا الا اعطاه اياه فما بالك بالساعة التي ولد
فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يجعل الله في يوم الاثنين يوم
ولده من التكليف بالعبادات ما جعل في يوم الجمعة المخلوق فيه
آدم من الجمعة والخطبة وغير ذلك اكراما لنبيه صلى الله عليه وسلم بالتخفيف
عن امته بسبب عناية وجوده قال الله تعالى وما ارسلناك الا رحمة
للعالمين ومن جملة ذلك عدم التكليف عن عبادة الانصاري

انه صلى الله عليه وسلم سئل عن صيام يوم الاثنين فقال ذلك يوم ولدت فيه
وانزلت علي فيه النبوة رواه مسلم وفي المسند عن ابن عباس قال ولد النبي صلى الله
عليه وسلم يوم الاثنين واستنبئ يوم الاثنين وخرج مهاجرا من مكة الى المدينة يوم
الاثنين ودخل المدينة يوم الاثنين ورفع الحجر يوم الاثنين انتهى قال
الامام الحافظ ابو شامة شيخ النووي في كتاب الباعث على انكار البدع والحوادث ومثل هذا
حسن يندب اليه ويشكر فاعله ويثنى عليه انتهى وقال الشيخ الامام العالم العلامة
نصير الدين المبارك الشهير في فتوى بخطه ذلك جائز ويثاب فاعله اذا
احسن القصد انتهى وقال الامام العلامة ظهير الدين هذا حسن اذا قصد
فاعله جمع الصالحين والصلوة على النبي الامين واطعام الطعام للفقراء
والمساكين وهذا القدر يثاب عليه بهذا الشرط في كل وقت انتهى
قال الشيخ نصير الدين هذا اجتماع حسن يثاب قاصده وفاعله علي
واجتماع الصلحى لياكلون الطعام ويذكرون الله تعالى ويصلون
على رسول الله صلى الله عليه وسلم تضاعف القربات والمثوبات انتهى
وقال الامام الحافظ ابو محمد عبد الرحمن بن اسماعيل ومن احسن ما ابتدع
في زماننا هذا ما كان يفعل كل عام في اليوم الموافق ليوم مولد النبي

Marfat.com

صلى الله عليه وسلم من الصدقات والمولود واظهار الزينة والسرور فان ذلك
مع ما فيه من الاحسان الى الفقراء مشعر لمحبة النبي صلى الله عليه وسلم وتعظيمه
وجلالته في قلب فاعله وشكر الله تعالى على ما من به من ايجاد رسوله الذي ارسله
رحمة للعالمين صلى الله عليه وسلم وعلى جميع الانبياء والمرسلين انتهى وهكذا قال
الشيخ الامام العلامة صدر الدين موهوب بن عمر الجزري رحمه الله وهذه كلها
منقولة من السيرة الشامية واما ما ذكرت من نسبة المنع الى الامام الهمام
فحاشا وكلا بل ان امامنا وقبلتنا منع عن حضور مجلس الغناء ولو كان
في ضمن القرآن وقصائد النعت لا عن القرآن والحديث كما زعم
الجاهلون برأسه سبحانك هذا بهتان عظيم يعظكم الله ان تعودوا لمثله
ابدا ان كنتم مومنين فانظر بعين الانصاف في مكاتيبه قال رضي الله عنه
في مكتوبه المتوفى مائتين وستا وستين من الجلد الاول بدانند كه سماع
و رقص في الحقيقة داخل لهو ولعب است كريمه ومن الناس من يشتري
لهو الحديث در شان منع سرود نازل شده است چنانكه مجاهد كه شاگرد
ابن عباس است واز كبار تابعين مي گويد كه مراد از لهو الحديث سرود است
في المدارك لهو الحديث السمر والغناء وكان ابن عباس وابن مسعود يحلفان
انه الغناء وقال المجاهد في قوله تعالى والذين لا يشهدون الزور اي لا يحضرون
الغناء الى آخر ما قال نيز خيال بايد كرد كه تعظيم مجلس سماع ورقص نمودن
بلكه اشراط عقيدت و عبادت داشتن چه شناعت دارد بعد الحمد والمنة

Marfat.com

که پیران ما باین امر مبتلا شده‌اند و ما متابعان را از تقلید این امر وا رهانیدند
شنیده میشود که مخدوم زاده‌ها میل بسرود دارند و مجلس سرود و قصیده
خوانی در شبهای جمعه منعقد میسازند و اکثر یاران درین امر موافقت
مینمایند عجب‌تر از عجب مریدان سلسله دیگر عمل پیران خود را بهانه
ساخته ارتکاب این امر مینمایند و حرمت شرعی را بعمل پیران
خود دفع میکنند اگرچه فی الحقیقه درین امر محقق نباشند یاران
درین ارتکاب چه معذور شناخته خواهند بود حرمت شرعی یکطرف
و مخالفت طریقه پیران خود یکطرف نه اهل شریعت ازین فعل
راضی اند و نه اهل طریقت اگر حرمت شرعی نبودی مجرد احداث
امر در طریقت شنیع بودی فکیف که حرمت شرعی با آن جمع شود
انتهی قدر الحاجه و ایضاً قال رضی الله عنه فی الجلد الثالث دیگر در باب
سرودخوانی انزعاج یافته بود در نفس قرآن خواندن بصوت حسن
و در قصائد نعت و منقبت خواندن چه مضائقه است ممنوع تحریف
و تغییر حروف قرآن است و التزام مقامات نغمه و تردید صوت بآن بطریق
الحان با تصفیق مناسب آن که در شعر نیز غیر مباح است اگر بنهجی خوانند
که تحریفی در کلمات قرآنی نشود و در قصائد خواندن شرائط مذکوره متحقق
نگردد و آنرا هم بغرض صحیح تجویز نمایند چه مانع است انتهی پس ظاهر شد
که پیران امام ما قدس سرهم بعبارات مکتوب سیوم که مانعان آنرا نقل
میکنند و تمسک خود مینمایند قصائد خوانی نعت در پرده نغمه

وبترديد صوت بآن بطريق الحان بالتحقيق ثابت است آنكه سجائى النفس
عبارت امام نقل نموده شده مخالفت مطلقا كما فيهم اثبت الحق وزهق الباطل
ان الباطل كان زهوقا بنجاب الغة مجددية اين فرقه باطله نجديه وتيره خودكشى ساخته اند
كه براى اغواى جهال كالانعام وترويج زر كاسد خود نام بزرگان وامامان ما را
بدنام نموده است ميگويند كه فلان بزرگ چنين نوشته است سبحانه وتعالى عما يقولون
علوا كبيرا باقى ماند كلام در قيام وقت ذكر ولادت شريف آنحضرت صلى الله عليه وسلم
پس بدانيد كه قيام براى تعظيم سرور عالم صلى الله عليه وسلم در حالت حيات آنحضرت
از صحابه كرام ثابت گرديده است عن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يجلس معنا فى المسجد يحدثنا فاذا قام قمنا قياما حتى نراه قد دخل بعض
بيوت ازواجه مشكوة المصابيح واعلم ان حرمة النبى صلى الله عليه وسلم بعد
موته وتعظيمه وتوقيره لازم كما كان حال حياته وذلك عند ذكره صلى الله
عليه وسلم وذكر حديثه وسنته وسماع اسمه وسيرته ومعاملة آله وعترته وتعظيم
اهل بيته وصحابته شفا ازين روايت معلوم گرديد كه موت وحيات آنحضرت
رسالتمآب در تعظيم وتوقير يكسان است پس اگر كسى تعظيم قدوم ميمنت
لزوم آنجناب از عالم ارواح بعالم اشباح بجا آرد چه مضائقه است با وجوديكه
علماء خير البقاع ومفتيان مذاهب اربعه فتوا باستحباب آن داده اند ومفتى
حنبلى بوجوب آن حكم نموده ومولانا عبد الله سراج حنفى مفتى ومحدث حرم شريف
كه يگانهٔ عهد خويش بود در رسائل خويش فرقه نجديه برانداخته در رد ايشان
مى نشست واعتراف كما ينبغى مولانا موصوف نموده نيز فتوا باستحسان قيام

چنانچہ فتوہای مسطورہ مختومہ نزد راقم سطور موجود اند ہر کس خواہد ببیند
وامام برزنجی در عقد الجوہر ہم اثبات استحسان آن فرمودہ حیث قال
وقد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمة ذو روایة ودرایة
فطوبی لمن کان تعظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم غایة مرامہ ومرماہ حالا نقل
فتوہای علماء مذکورین میرود آنرا باید شنید سوال ما قول العلماء المحققین
فی القیام المعمول بین العلماء والصلحاء فی العرب والعجم عند ذکر ولادة
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فی قراءة المولد المبارک ہل ہو واجب
او مستحب او مباح او غیر ذلک بینوا جوابا مدللا شافیا کافیا ختموا
علیہ توجروا اجرا کثیرا الجواب الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین
اصطفی اما القیام اذا جاء ذکر ولادتہ عند قراءة المولد الشریف
توارثہ الائمة الاعلام واقرہ الائمة والحکام من غیر نکیر منکر ورد
راد ولہذا کان مستحسنا ومن یستحق التعظیم غیرہ ویکفی اثر عبد اللہ بن مسعود
ما راہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن واللہ ولی التوفیق والہادی الی
سواء الطریق حررہ خادم الشریعة والمنہاج عبد اللہ ابن المرحوم عبد الرحمن
سراج الحنفی المدرس بمسجد اللہ الحرام انتہی واجاب مفتی الشافعیة
عثمان حسن الدمیاطی الشافعی جوابا طویلا نذکرہ علی سبیل الاجمال
القیام عند ذکر ولادة سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فی قراءة المولد

الشريف تعظيما له صلى الله عليه وسلم امر لا شك في استحبابه وطلبه واستحسانه
وندبه يحصل لفاعله من الثواب الحظ الاوفر والخير الاكبر لانه تعظيم اي تعظيم
للنبي الكريم ذي الخلق العظيم الذي اخرجنا الله به من ظلمات الكفر الى نور الايمان
وخلصنا به من نار الجهل الى جنات المعارف والايقان فتعظيمه صلى الله عليه وسلم فيه
مسارعة الى رضى رب العالمين واظهار لاقوى شعائر الدين ومن يعظم شعائر الله
فانها من تقوى القلوب ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه ثم بين الدلائل
الى ان قال فاستفيد من مجموع ما ذكرنا استحباب القيام له صلى الله عليه وسلم عند ذكر
ولادته لما في ذلك من كمال التعظيم له صلى الله عليه وسلم لا يقال القيام عند ذكر
ولادته بدعة لانا نقول ليس كل بدعة مذمومة كما اجاب بذلك الامام
المحقق الولي ابو زرعة العراقي حين سئل عن فعل المولد استحب او مكروه وهل
ورد فيه شيء او هل فعله من يقتدى به فاجاب بقوله الوليمة واطعام الطعام
مستحب كل وقت فكيف اذا انضم الى ذلك السرور بظهور نور النبوة
في هذا الشهر الشريف ولا نعلم ذلك عن السلف ولا يلزم من كونه بدعة كونه
مكروها فكم من بدعة مستحبة بل واجبة اذا لم ينضم لذلك مفسدة وهذا المرغوب
انتهى نقله عنه العلامة ابن حجر في مولده الكبير فقال لنظير ذلك في القيام
عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم والغرض قد اجتمعت الامة المحمدية من اهل
السنة والجماعة على استحسان القيام المذكور وقد قال صلى الله عليه وسلم
لا تجتمع امتي على الضلالة قال العلامة الدانعي جرت العادة بقيام الناس

اذا انتهى المداح الى ذكر مولده صلى الله عليه وسلم وهي بدعة مستحبة لما فيه
من اظهار الفرح والسرور والتعظيم قال الامام العالم العلامة ابو زكريا يحيى الصرصري
الحنبلي نفعنا الله به قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب على فضة من خط
احسن من كتب وان تنهض الاشراف عند سماعه قياما صفوفا او جثيا
على الركب اما الله تعظيما له كتب اسمه على عرشه يا رتبة سمت الرتبا
وفي هذا القدر كفاية لمن وفقه الله وهداه وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه
وسلم تسليما كثيرا قاله بفمه وامر برقمه الفقير الى احسان ربه في الدنيا والآخرة
عثمان حسن الدمياطي الشافعي خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام وبالجامع الازهر
سابقا غفر الله له جميع ذنوبه وستر في الدارين جميع عيوبه واحبابه اجمعين
والحمد لله رب العالمين انتهى الحمد لله رب العالمين رب زدني علما نعم استحسنه
كثيرون والله سبحانه اعلم كتبه الفقير عبد الله بن محمد الميرغني الحنفي مفتي
مكة المكرمة الحمد لله عز شانه رب زدني علما القيام عند ذكر ولادة سيد
الاولين والآخرين صلى الله عليه وسلم استحسنه كثير من العلماء والله اعلم كتبه
حسين ابن ابراهيم مفتي المالكية بمكة المحمية مصليا مسلما الحمد لله وحده اللهم
هداية للصواب نعم القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم استحسنه العلماء
وهو حسن لما يجب علينا من تعظيمه صلى الله عليه وسلم والله اعلم كتبه الفقير لربه
محمد عمر ابن ابي بكر الريس مفتي الشافعية بمكة المكرمة باسم الله على الحمد لله رب
العالمين اللهم هداية للحق والصواب نعم يجب القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم

Marfat.com

لما استحسنه العلماء الاعلام وقضاة الدين والاسلام فذكروا ان عند ذكر ولادته
تحضر ارواح انبيائه صلى الله عليه وسلم فعند ذلك يجب التعظيم والقيام والله
سبحانه وتعالى اعلم كتبه الفقير الى الله تعالى محمد بن يحيى مفتي الحنابلة
في مكة المشرفة انتهى وبما كتبت من انكم تجعلون عيدا ثالثا في
شهر ربيع الاول من عند انفسكم فجوابه نعم حق علينا معاشر المسلمين
ان نجعل ليالي شهر مولده صلى الله عليه وسلم اعياد الاعياد او اخذ كما صرح
به العلماء الكبار من المحدثين قال احمد بن خطيب القسطلاني في المواهب
اللدنية وارضعته صلى الله عليه وسلم ثويبة عتيقة ابي لهب اعتقها
حين بشرته بولادته صلى الله عليه وسلم وقد رؤي ابو لهب بعد موته
في النوم فقيل له ما حالك قال في النار الا انه خفف عني كل ليلة اثنين
وامص من بين اصبعي هاتين ماء واشار الى راس اصبعه وان ذلك باعتاقي
لثويبة عند ما بشرتني بولادة النبي صلى الله عليه وسلم وبارضاعها له قال
ابن الجوزي فاذا كان ابو لهب الكافر الذي نزل القران بذمه جوزي
في النار بفرحه ليلة مولد النبي صلى الله عليه وسلم فما حال المسلم الموحد
من امته عليه السلام يسر بمولده ويبذل ما تصل اليه قدرته في محبته صلى الله
عليه وسلم لعمري انما كان جزاءه من الله الكريم ان يدخله بفضله العميم
جنات النعيم ولا زال اهل الاسلام يحتفلون في شهر مولده صلى الله عليه وسلم
ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون

Marfat.com

السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم
من بركاته كل فضل عميم ومما جرب من خواصه انه امان في ذلك العام
وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام فرحم الله امرءا اتخذ ليالي شهر مولده
المبارك اعيادا ليكون اشد علة على من في قلبه مرض واعيى داء
وتلك الليلة افضل من ليلة القدر بلا شبهة لان ليلة المولد ليلة ظهوره
صلى الله عليه وسلم وليلة القدر معطاة له وما شرف بظهور ذات
الشرف من اجله اشرف مما شرف بسبب ما اعطيه ولان ليلة القدر شرفت
بنزول الملائكة فيها وليلة المولد شرفت بظهوره صلى الله عليه وسلم ولان ليلة
القدر وقع التفضيل فيها على امة محمد صلى الله عليه وسلم وليلة المولد
الشريف وقع التفضيل فيها على سائر الموجود فهو الذي بعثه الله
رحمة للعالمين وعمت به النعمة على جميع الخلائق من اهل السموات والارضين
صلى الله عليه وعلى آله واصحابه واتباعه اجمعين انتهى وهذا الذي ذكرت
نبذة من ادلتنا الكثيرة وفي هذا القدر كفاية لمن يريد الله هدايته
قال الله تعالى وما انت بهادي العمي عن ضلالتهم ان تسمع الا من يؤمن
بآياتنا فهم مسلمون واما ما حررت ان كنتم تدعون مذهبا من المذاهب

المتعددة فجزاه الله بحمد الله سبحانه على الملة الحنيفية البيضاء مشهورون سلفا وخلفا
وان خفي على الاغبياء خورشيد نه محروم از كسى بينا نيست خورشيد گفت گر نه بيند
بروز شپره چشم چشمه آفتاب را چه گناه واعتقادنا على ان الله تعالى واحد
لا شريك له ولا نظير له ولا ضد له ولا شبيه له ولا ند له وهو موصوف بما وصف
به نفسه مسمى بما سمى به نفسه ليس بجسم ولا جوهر وليس بمتحيز بل هو خالق كل متحيز وحيز
ولا بعرض لا اجتماع له ولا افتراق له ولا ابعاض له لا يزعجه ذكر ولا يلحقه
فكر ولا تحققه العبارات ولا تشفيه الاشارات ولا تحيط به الافكار ولا تدركه
الابصار كل شئ عنده بمقدار وكلما تصور في الوهم او حواه الفهم فانه بخلافه
ان قلت متى فقد سبق الوقت كونه وان قلت كيف فقد احتجب عن الوصف
ذاته وان قلت اين فقد تقدم المكان عليه كل شئ صنعه ولا علة لصنعه ليس لذاته
تكييف ولا لفعله تكييف احتجب عن العقول كما احتجب عن الابصار ليس ذاته
كالذوات ولا صفاته كالصفات ونؤمن على اثبات ما ذكر الله تعالى في كتابه
وصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في اخباره من ذكر الوجه واليد والنفس والسمع والبصر
من غير تمثيل ولا تعطيل كما قال عز اسمه ليس كمثله شئ وهو السميع البصير وبالرؤية
في الجنة وما جاءت به الروايات عن النبي صلى الله عليه وسلم من الجنة والنار واللوح

Marfat.com

والقلم والحوض والصراط والشفاعة والميزان والصور وعذاب القبر
وسؤال منكر ونكير واخراج قوم من النار بشفاعة الشافعين والبعث
بعد الموت وان الجنة والنار خلقتا للبقاء وان اهلها فيها
مخلدون وان اهل النار مخلدون معذبون غير اهل الكبائر
من المومنين فانهم في النار لا يخلدون والله تعالى خالق
افعال العباد كما انه خالق لاعيانهم والله خلقكم وما تعملون
والخلق كلهم يموتون بآجالهم وان الشرك وسائر انواع المعاصي
بقضاء الله وقدره من غير ان يكون لاحد من الخلق على الله
حجة بل لله الحجة البالغة وانه لا يرضى لعباده الكفر والمعاصي
والرضاء غير الارادة ونرى الصلوة خلف كل بر وفاجر
ولا نشهد لاحد من اهل القبلة بالجنة لخير اتى به ولا لاحد بالنار
لكبيرة اتى بها والخلافة لقريش ليس لاحد منازعتهم فيها
ولا نرى الخروج على الولاة وان كانوا ظلمة ونؤمن بالكتب
المنزلة والانبياء والمرسلين وانهم افضل البشر وان محمدا
صلى الله عليه وسلم افضلهم وان الله تعالى ختم به الانبياء وان
افضل البشر من بعده ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي ثم تمام العشرة
ثم الذين شهد لهم بالجنة ثم القرن الذي بعث فيهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثم العلماء العاملون ونعتقد على تفضيل الآل

Marfat.com

من البشر على خواص الملائكة وخواص الملائكة افضل من عوام البشر وعوامهم افضل
من عوام الملائكة وبين الملائكة تفاضل كما بين المؤمنين وكمال الايمان
اقرار باللسان وتصديق بالجنان وعمل بالاركان فمن ترك الاقرار
فهو كافر ومن ترك التصديق فهو منافق ومن ترك العمل فهو فاسق
ومن ترك الاتباع فهو مبتدع وان الناس يتفاضلون في ثمرات
الايمان وان المعرفة بالقلب لا ينفع ما لم يتكلم بكلمتي الشهادة الا
ان يكون له عذر ثبت بالشرع وافعال العباد ليست بسبب للسعادة ولا
للشقاوة السعيد من سعد في بطن امه والشقي من شقي والثواب على الطاعة
فضل والعقاب على المعصية عدل ولا يجب شيء منها عليه تعالى فانه يفعل
ما يشاء ويحكم ما يريد لا معقب لحكمه ولا راد لقضائه والرضاء والسخط
نعمتان قديمتان لا يتغيران بافعال العباد فمن رضي عنه استعمله عمل
اهل الجنة ومن سخط عليه استعمله عمل اهل النار واما الحكمة في تعلق الرضا
باحد والسخط باخر فقد عجز عن تحقيقه البشر ومن ههنا قال المعصوم قتلني

مسئلة القضاء والقدر والرضاء بالقضاء والصبر على البلاء والشكر
على النعماء واجب على الناس كما في الحديث القدسي من لم يرض بقضائي
ولم يصبر على بلائي ولم يشكر على نعمائي فليطلب ربا سوائي والخوف والرجاء
زمامان للعبد يمنعانه من سوء الادب وكل قلب خلا منهما فهو خراب
والدهر والنبي واحكام العبودية لازمة للعبد ما دام عاقلا غير انه اذا
صفا

Marfat.com

صفا قلبه مع الله سقط عنه كلفة التكاليف لا نفس وجوبها والشريعة لا
تزول عن أحد ولو تربع في الهواء غير أنها تضعف تارة وتقوى أخرى
والحرية من رق النفس جائزة في حق الصديقين والصفات المذمومة تنتفي
عن العارفين والعبد ينتقل في الأحوال حتى يصير إلى نعت الروحانيين
فيطوى له الأرض ويمشي على الماء ويغيب عن الأبصار ويصعد إلى الهواء
ويطير في غير محله من القرى والصحراء والحب في الله والبغض في الله
من أوثق عرى الإيمان والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر واجب
على من أمكنه بما أمكنه وكرامات الأولياء ثابتة وهي في الحقيقة من جملة
معجزات الأنبياء إذ فيها دلالة على كمال التابع وهو متوقف على كمال
المتبوع وأكمل المتبوعين وأفضل المحبوبين نبينا المصطفى ورسولنا
المجتبى المخصوص بالشفاعة الكبرى والوسيلة العظمى صاحب قاب قوسين
أو أدنى وواقف أسرار دنى فتدلى صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه
البررة التقى وبارك وسلم صلوة وسلاما لا تعد ولا تحصى
حرره أحقر عباد الله المجيد أحمد سعيد المجددي [illegible]
في جواب كتاب محبوب علي الجعفري ١٢

اثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ

ف ۱۲۷۷ھ
۱۸۶۰ء

مترجم

حضرت مولانا مفتی محمد رشید نقشبندی مجددی

رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نقوشِ حیات

حضرت مترجم قدس سرہ العزیز

اسمِ کریم......مولانا محمد رشید بن خواجہ احمد علی بن حبیب اللہ بن خدا بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

ولادت......آزاد کشمیر کوٹلی نکیال کے سرحدی گاؤں ڈبسی میں سرکاری ریکارڈ کے مطابق ۱۹۴۷ء میں ہوئی۔

وفات حسرتِ آیات......یکم ۱/ستمبر ۱۹۹۷ء بوقت ۶ بجے صبح بمطابق ۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۸ھ بروز سوموار،

مدفن......قبرستان میانی شریف نزد باغ گل بیگم، لاہور۔

آغازِ تعلیم......ناظرہ قرآنِ مجید صوفی محمد حسین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا، پرائمری تک مقامی سکول میں تعلیم حاصل کی۔

دینی تعلیم کا داعیہ

نکیال کے علاقہ میں حضور قبلۂ عالم قاضی محمد سلطانِ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ حضرت میاں فتح محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلف رشید حضرت میاں فضلِ الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المعروف سائیں صاحب) تبلیغی دورے پر جایا کرتے تھے، مولانا کی درویش صفت والدہ نے کہا ہمارا ابھی کوئی بچہ کسی دینی ادارہ

Marfat.com

میں داخل کروائیں، سائیں صاحب نے فرمایا خواجوں کا خاندانی مزاج اور ماحول کاروباری ہوتا ہے آپ نے مولانا کی والدہ محترمہ کا اِصرار صادق جب دیکھا تو فرمایا:۔ اولاد میں سے جو بچہ ذہنی طور پر صحت مند ہوا سے ہمارے حوالہ کردیں، آپ کی والدہ محترمہ نے سب بچوں کو سائیں صاحب کے سامنے پیش کردیا کہا جسے چاہیں اپنے ساتھ لے جائیں، ازل سے یہ حصہ محمد رشید نامی بچے کا تھا سائیں صاحب کی نگاہِ انتخاب نے بھی اسی بچے کے سر پر دستِ شفقت رکھا، اور اپنے ساتھ دربار شریف چھچیاں لے آئے، مائی صاحبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا☆ سے علم وہدایت کے لئے دعا کروائی، کچھ عرصہ تک دربار شریف ہی قیام رہا تا کہ طبیعت اس ماحول سے کچھ مانوس ہو جائے، ابتدائے درسِ نظامی کے لیے مرکزی دارالعلوم اہلِ سنت و جماعت جہلم میں قاضی غلام محمود ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس داخل کروایا گیا، قاضی صاحب نے علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ سلوک طریقت کی ترغیب دلائی، کم سنی کی وجہ سے مولانا اس راستے کو نہ سمجھ پائے علم کی طلب اور تڑپ نے وہاں سے ہجرت پر اکسایا، آپ راولپنڈی مولانا عارف اللہ شاہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درس میں پہنچ گئے، وہاں سے ساہیوال کا رخ کیا، پھر وہاں سے قطب البلاد لاہور پہنچے مفتیٔ اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقۂ تلمذ میں شامل ہو گئے، اس وقت کے مشاہیر اصحابِ علم وفضل کی صحبت نے آپ کے علمی وعملی ذوق وشوق میں

☆ والدہ ماجدہ رہبرِ صادق حضرت خواجہ قبلہ قاضی محمد صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

Marfat.com

اضافہ کیا، اس دوران آپ نے مَلِکُ الْمُدَرِّسِین علامہ عطاء محمد چشتی بندیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درس کا شہرہ سنا آپ نے ان سے اکتساب علم کا عزم بالجزم کیا، حالات کی تنگی کو اس راہ میں رکاوٹ نہ بننے دیا، بلکہ محنت مشقت اور قرض کی صعوبتیں برداشت کیں، تقریباً پانچ سال تک کا عرصہ بندیال شریف گزارا، وہاں علوم وفنون کے علاوہ تفسیر اور احادیث بھی سبقاً سبقاً پڑھی، علمِ حدیث شریف کی تڑپ نے آپ کو کراچی علامہ عبدالمصطفی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درس میں پہنچا دیا لیکن وہاں کی آب وہوا طبیعت کے موافق نہ رہی آپ دوبارہ لاہور تشریف لے آئے، شیخ الحدیث علامہ مہر الدین اور شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما سے سندِ حدیث حاصل کی۔

آغازِ تدریس

یوں تو دورانِ تعلیم بھی آپ اپنے ہم مدرسہ چھوٹے اسباق والے طلباء کو وَقْتًا فَوَقْتًا اسباق پڑھایا کرتے تھے، لیکن باضابطہ تدریسی سفر کا آغاز ۱۹۷۲ء کو اہلِ سنت وجماعت کی قدیم دینی درس گاہ جامعہ نعمانیہ لاہور سے کیا، آپ کی تدریسی لیاقت دیکھتے ہوئے علم دوست شخصیت مفتیٔ عصر جناب مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کو جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور لے آئے، جامعہ میں آپ کا تدریسی دور آپ کی زندگی کا عہدِ زرّیں تھا، بڑے بڑے فُحُولُ الْعِلْم حضرات نے بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ سے استفادہ کیا، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

Marfat.com

علاوہ ازیں جامعہ غوثیہ گلبرگ لاہور، ادارہ تعلیمات مجددیہ شادمان لاہوراور دارلعلوم سلطانیہ کوٹلی آزاد کشمیر میں بھی آپ تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

ایک دفعہ آپ نے اپنی تدریسی مصروفیات سے قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آگاہ کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا:۔

اگر تدریس کرنی ہے تو جامعہ نظامیہ میں، اور اگر عصری تقاضوں کے مطابق مزید تعلیم حاصل کرنی ہو تو اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے حاصل کریں۔

اسلوبِ تدریس

اسلوب تدریس میں خیر آبادی رنگ غالب تھا، آپ کی تدریسی لیاقت کے لئے یہی ایک سند کافی ہے کہ مَلِکُ الْمُدَرِّسِیْن علامہ عطاء محمد چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۹۹۰ء میں ندائے اہلِ سنت کو دیئے گئے انٹرویو میں فرمایا:۔

میں نے اپنی تدریسی زندگی میں پانچ مُدَرِّس حضرات پیدا کیے۔

ان میں ایک مولانا محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی شامل تھا۔

شیخ الحدیث مفتی گل احمد خان عتیقی صاحب نے فرمایا:۔

مولانا کو معقولات کو محسوسات کے قالب میں ڈھال کر طلباء کے دل ودماغ میں نقش کرنے کا طریقہ خوب آتا تھا۔

آپ کا پسندیدہ مضمون فقہ اور اصولِ فقہ تھا، البتہ منطق اور فلسفہ جیسے

Marfat.com

خشک مضمون کو بھی اپنے مخصوص انداز تدریس سے تروتازہ کر دیا کرتے تھے، صرف کتابی مثالوں پر اکتفاء نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ اس حدیث شریف کے مطابق ''لوگوں سے اُن کی ذہنی سطح کے مطابق گفتگو کرو'' طلباء کو ان کی علاقائی معروف اَمْثِلَہ کے ذریعے سبق ذہن نشین کرانے کا خداداد ملکہ تھا، اشاروں، کنایوں اور بلاغت سے آراستہ انداز گفتگو سے تدریسی ماحول کو شگفتہ رکھتے، تاکہ طلباء کو بوریت نہ محسوس ہو، طلباء کو ان کی ذہنی صلاحیت کے مطابق مشوروں سے نوازتے رہتے تھے، آپ کا تدریسی خوانِ نعمت بلاتفریق وتمیز ہر طالبِ صادق کے لئے ہر وقت کشادہ رہتا تھا، فرمایا کرتے تھے: سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:۔

''لوگ تمہارے پاس دین میں تفقہ وبصیرت حاصل کرنے آئیں گے جب وہ آئیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو''۔

خود اس فرمانِ عالی شان پر عمل کرتے اور دوسروں کو دعوت دیتے رہتے تھے، ہسپتال میں بسترِ مرگ پر اس صدمے کا اظہار یوں کیا:۔

اسیں تے ہن جارہے ہاں انہاں...... مدرس نیں پیدا کیتے

دورانِ تدریس خطبہ حجۃ الوداع کے پیغام خاص کے مطابق شخصی اور علاقائی عصبیتوں سے نفرت، حقوق العباد کی ادائیگی کا درس خاص موضوع ہوا کرتا تھا، اس سلسلے میں قول سے زیادہ اپنے عمل وکردار سے دعوت دیا کرتے تھے، جس

Marfat.com

کی لاتعداد مثالیں موجود ہیں، آپ فرمایا کرتے تھے:۔

علوم وفنون پڑھنے کا مقصد قرآن وحدیث اور فقہ کا فہم ہے۔

بقول اِمَامُ الْمُفَسِّرِیْنَ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فہمِ کامل کے مالک:۔

اَلْعُلَمَاءُ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ مَایَعْلَمُوْنَ ۔

(وہ علماء ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں)۔

ویسے تو آپ نے اپنی زندگی میں بے شمار شخصیات سے استفادہ کیا لیکن سب سے زیادہ فقہی اعتبار سے آپ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صدرالشریعۃ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے زیادہ متاثر تھے، تدریسی طور پر اساتذہ میں مولانا عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، روحانی طور پر قبلہ قاضی محمد صادق نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سیاسی طور پر قایدِ ملتِ اسلامیہ مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متاثر تھے، جب اپنی مخصوص موج میں ہوتے تو بطور تحدیث نعمت فرمایا کرتے تھے:۔

لَااُسْتَاذَاِلَّاھُوْ، لَاشَیْخَ اِلَّاھُوْ، لَاقَائِدَ اِلَّاھُوْ۔

Marfat.com

تحریری خدمات

اگر چہ درسِ نظامی کے مُدَرِّسِین کے پاس اتنا زیادہ وقت نہیں ہوتا کہ تحریری اور تقریری میدان میں یک سوئی سے کام کر سکیں لیکن اس کے باوجود اہلِ علم تدریسی معمولات کے ساتھ ساتھ تحریری اور تقریری خدمات سرانجام دیتے رہتے ہیں، مولانا نے اپنی تدریسی وراثت میں مشاہیر استاذ العلماء اور بے شمار تلامذہ چھوڑے، اپنے مخصوص مُدَرِّسانہ اندازِ تربیت سے کئی افراد کے قلب و ذہن تیار کیے، تحریری باقیات میں کچھ منصوبے ادھورے رہے اور کچھ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ''ووٹ کی شرعی حیثیت'' ''قرآن اور منصبِ امامت'' اعلیٰ حضرت کے رسالہ ''مشعلِ ہدایت'' پر پُر مغز مقدمہ، مفتی محمد علیم الدین نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ''احکام طہارت'' کا فقیہانہ ابتدائیہ، مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ''اَلتَّوَسُّل'' (عربی) کا اردو میں ترجمہ، حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ''اِثْبَاتُ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ'' (عربی) کا اردو میں ترجمہ، دیگر قومی جرائد ورسائل میں مختلف دینی موضوعات پر مقالہ جات آپ کی قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

''اِثْبَاتُ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ'' کے ترجمہ کی افادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ شیخ الاسلام حضرت ابوالحسن زید فاروقی الازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سجادہ نشین خانقاہ شاہ احمد ابوالخیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی سے

Marfat.com

جب پاکستان دورے پر تشریف لائے مولانا رشید نقشبندی ملاقات کے لئے حاضرِ خدمت ہوئے پہلے دن بغیر تعارف کے ملاقات ہوئی دوسرے دن جب حاضرِ خدمت ہوئے تو کسی ساتھی نے تعارف کروایا کہ حضرت یہ مولانا محمد رشید نقشبندی ہیں جنہوں نے "اِثْبَاتُ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ" کا اردو ترجمہ کیا ہے، حضرت فرطِ محبت سے کھڑے ہوگئے مولانا کو سینے سے لگایا سر پر دستِ شفقت پھیرا اور فرمایا:۔ مولانا آپ نے ہمارے خاندان پر بڑا احسان کیا ہے، ترجمہ دیکھا بہت عمدہ تھا، اور فرمایا مجھے رام پور سے اسی مسئلے کے بارے میں خط آیا تھا میں نے آپ کی وہ کتاب ان کو روانہ کر دی۔

حضرتِ مؤلف اور حضرتِ مترجم جیسی شخصیات کی حیاتِ سرمدی پر استاذ عبدالرحمٰن شوقی مصری کا یہ مصرعہ صادق آتا ہے:

اَلنَّاسُ صِنْفَانِ مَوْتٌ فِیْ حَیَاتِهِمْ
وَآخَرُوْنَ بِبَطْنِ الْاَرْضِ اَحْیَاءٌ

لوگ دو قسموں کے ہیں: ایک اپنی زندگی میں بھی مردہ ہیں، اور دوسرے زیرِ زمین بھی زندہ ہیں۔

عبید الہادی
محمد اقصد طابی
محلہ سلطانیہ کالا دیو جہلم

۷ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ   ۲۴/۳/۲۰۱۰ء

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو، حضور خاتم النّبیین اور آنکھوں کے نور آپ کے آل واصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل پوچھنے والو:۔

یاد رکھو میلاد شریف کی محفل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال شان پر دلالت کرنے والی آیات، صحیح احادیث، ولادت باسعادت، میلاد شریف، معجزات، اور وفات کے واقعات کا بیان کرنا ہمیشہ سے بزرگانِ دین کا طریقہ رہا ہے، لہٰذا تمہارے انکار کی وجہ ضد کے سوا کوئی نہیں۔

اگر تم مسلمان ہو اور محبوب رب العالمین سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال سننے کا شوق ہے تو ہمارے پاس آؤ اور (ہم سے احوال مصطفیٰ) سنو، تمہیں پتہ چلے کہ ہمارا دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے، محفل میلاد مصطفیٰ دراصل وعظ ونصیحت ہے اس کے لئے جو کان لگائے اور متوجہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:۔

نصیحت کرو بے شک نصیحت مومنین کے لئے مفید ہے۔

Marfat.com

ہمارے زمانے کے جہلاء جو اپنے آپ کو پڑھا لکھا اور صالحین سمجھتے ہیں کے وعظ کی طرح نہ ہو، جو انبیاء و اولیاء کی توہین اور مومنین کی غیبت کا مجموعہ ہوتا ہے، حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے غیبت سے منع فرمایا ہے۔

ارشاد ہے:۔

''ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی اپنے مرے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا تمہیں ہرگز گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے''۔

جاہل واعظ خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں، خود برباد ہوئے اور دوسروں کو برباد کردیتے ہیں۔

اپنے رب سے بے خبر چند بے وقوف شرپسند اور متکبر چراغ تک پہنچتے ہیں تو ہوا بن جاتے ہیں۔ (یعنی چراغِ ہدایت کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں) اور دماغ تک پہنچتے ہیں تو دھواں ہو جاتے ہیں (یعنی اس کو تاریک کرنے کی کوشش کرتے ہیں) اللہ تعالیٰ ان سے بچائے۔

ذکرِ رسول، اللہ تعالیٰ کا ہی ذکر ہے۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:۔

''میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا بے شک میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے آپ جانتے ہیں میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ بہتر جانتا

Marfat.com

ہے، جبرئیل نے کہا اللہ فرماتا ہے جب میرا ذکر کیا جائے آپ کا میرے ساتھ ذکر کیا جائے“۔

ابنِ عطاء سے روایت ہے:۔

کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ اپنے ذکر کو تکمیلِ ایمان کا ذریعہ بنایا۔

ابنِ عطاء ہی سے روایت ہے کہ:۔

اللہ نے آپ کو اپنا ذکر بنا دیا، جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے اللہ کا ذکر کیا۔ (شفاء)

(ان دلائل کے ہوتے ہوئے) جو اللہ اور اس کے رسول کے ذکر سے روکے وہ شیطانی لشکر میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نفرت ہے۔ کیوں کہ مومنِ صادق تو ذکرِ محبوب کا مشتاق ہوتا ہے، اور ذکرِ محبوب سے لذت پاتا ہے۔

کسی شاعر نے کہا ہے کہ:۔

ترجمہ: ”ہمارے سامنے نعمان کا بکثرت ذکر کرو بلاشبہ اس کا ذکر جتنی دفعہ کرو گے کستوری کی طرح مہکے گا“۔

محبّ تو ذکرِ محبوب سننے کے لئے مال، اولاد، ازواج، جان سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا طریقہ تھا۔

لہٰذا جس کا دل چاہے اللہ کی فوج میں شامل ہو جائے، اللہ کی فوج یقیناً

Marfat.com

کامیاب ہے۔ اور جس کا دل چاہے شیطانی ٹولے میں شامل ہو جائے، شیطانی ٹولہ خسارہ میں ہے۔

حافظ ابوالفضل ابن حجر نے حدیث سے ایک ضابطہ کا اخراج فرمایا ہے، فرماتے ہیں کہ:۔

"حضور علیہ الصلوۃ والسلام مدینہ شریف تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا، تو ان سے دریافت فرمایا کہ تم عاشورہ کا روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ دن نہایت مقدس، مبارک ہے، اسی دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق فرمایا اور موسیٰ کو نجات بخشی، اور ہم تعظیما اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہم موسیٰ کا دن منانے میں تم سے زیادہ حق دار ہیں اور پس حضور علیہ السلام نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو روزہ رکھنے کا حکم دیا"۔

معلوم ہوا کہ جس دن اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت کا نزول ہو یا کسی مصیبت سے نجات ہو نہ صرف اس دن بلکہ ہر سال اس تاریخ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کے مختلف طریقے ہیں، عبادت، قیام، سجود، صدقہ اور تلاوت وغیرہ اور یوم میلاد شریف کا وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت عظمیٰ اور رحمت عطا ہوئی، لہٰذا قصۂ موسیٰ کے ساتھ مطابقت کے لئے ہر سال یوم میلاد کا اہتمام کرنا چاہیے۔

Marfat.com

اور شیخ الاسلام علامہ جلال الدین سیوطی نے کہا کہ حافظ ابوالفضل کی دلیل کے علاوہ میرے پاس ایک دلیل ہے اور وہ یہ کہ امام بیہقی نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے اپنا عقیقہ اعلانِ نبوت کے بعد خود کیا حالاں کہ آپ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب آپ کی ولادت کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کر چکے تھے اور عقیقہ بار بار نہیں ہوتا ایک ہی دفعہ ہوتا ہے معلوم ہوا کہ ایسا حضور علیہ السلام نے ادائے شکر کے طور پر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا، اور ہمیں آپ کی امت ہونے کا شرف بخشا، جس طرح آپ خود اپنی ذات پر درود وسلام بھیجا کرتے تھے ہمیں چاہیے کہ میلاد کی خوشی میں جلسہ کریں، کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات اور خوشی کے جو طریقے ہیں ان کے ذریعے شکر بجا لائیں۔

شرح سنن ابن ماجہ میں اس یوم کی تصریح بھی ہے۔

اور امام جلال الدین نے فرمایا کہ میلاد مصطفیٰ علیہ السلام معظم اور مکرم ہے، آپ کا یوم ولادت مقدس و بزرگ اور یوم عظیم ہے، آپ کا وجود عشاق کے لئے ذریعہ نجات ہے، جس نے نجات کے لئے ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کا اہتمام کیا اور اس کی اقتداء کرنے والے پر رحمت و برکات کا نزول ہوگا۔

یوم ولادت اس لحاظ سے جمعہ کے مشابہ ہے کہ جمعہ والے دن جہنم میں آگ نہیں بھڑکائی جاتی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یونہی مروی ہے۔

Marfat.com

اظہار خوشی اور اپنی بساط کے مطابق خرچ کرنا اور جو دعوت ولیمہ دے اس کی دعوت قبول کرنا اچھا ہے۔

سید الاولین والآخرین کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادت اور نیکی کی جائے، اگرچہ نبی علیہ السلام اس ماہ میں معمول سے زیادہ کچھ نہیں کیا کرتے تھے، یہ آپ کی امت پر مہربانی اور شفقت تھی، حضور علیہ السلام کوئی کام اس لئے بھی چھوڑ دیتے تھے کہ امت پر فرض نہ ہو جائے، ایسا امت پہ شفقت کی وجہ سے تھا، لیکن آپ نے اس ماہ کی فضیلت بیان فرمائی۔

ایک سائل نے پیر کا روزہ رکھنے کے متعلق آپ سے سوال کیا:۔

تو فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن میں پیدا ہوا۔

آپ کا یوم ولادت ربیع الاول کی شرافت کو مستلزم ہے ہمیں چاہیے کہ اس ماہ کا سخت احترام کریں، اس مہینے کو تمام مہینوں، زمانوں اور امکنہ سے زیادہ افضل سمجھیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بعض عبادات کے لئے خاص کیا ہے، ظاہر ہے کسی جگہ کو بذات خود کوئی فضیلت نہیں فضیلت صرف ان واقعات کی وجہ سے ہے جو کسی زمانہ میں رونما ہوئے، ذرا غور کرو ربیع الاول کے دن کون تشریف لائے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں پیر والے دن روزہ رکھنا صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کی وجہ سے عظیم فضیلت رکھتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ جب

Marfat.com

ربیع الاول کی تشریف آوری ہو اول سے آخر تک انتہائی تعظیم وتکریم کا مظاہرہ کیا جائے، اور آپ کی یہ سنت ہے کیوں کہ آپ اس دن نیکی اور خیرات زیادہ رکھتے تھے جس دن کوئی فضیلت والا واقعہ پیش آتا۔

شیخ ابن خطیب قسطلانی مواہبِ لدنیہ میں فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ نے جمعہ میں ایک ایسی گھڑی کہ جس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے صرف اس لئے رکھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جمعہ کو پیدا ہوئے، اور پیر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت ہے کی کیا شان ہوگی؟۔

(شاید کوئی یہ وہم کرے کہ) جس دن حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے اس دن میں خطبہ اور جماعت وغیرہ لازم کردیئے گئے ہیں، لیکن حضور علیہ السلام کی ولادت جس دن ہوئی کوئی چیز لازم نہیں ہوئی؟

جواب: یہ بھی نبی علیہ السلام اکا اعزاز ہے، آپ رحمۃ للعالمین ہیں، اور کسی عبادت کا لازم نہ ہونا بھی آپ کی رحمت اور سخاوت کی دلیل ہے۔

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کو روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟

آپ نے فرمایا اس دن ہی مَیں پیدا ہوا ہوں، اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر کو پیدا ہوئے اور آپ پیر کو ہی مبعوث ہوئے، اور پیر کو ہی آپ نے ہجرت فرمائی،

Marfat.com

پیر کو ہی آپ مدینہ میں داخل ہوئے، اور پیر کو ہی حجاب اٹھائے گئے۔ (مسند)

حافظ ابو شامہ شیخ النووی اپنی کتاب:۔

"اَلْبَاعِثُ عَلٰی اِنْکَارِ الْبِدعِ وَالْحَوَادِثِ" میں فرماتے ہیں:۔

ایسے اچھے کاموں کی دعوت دینی چاہیے، اور اہتمام کرنے والے کی حوصلہ افزائی اور تعریف کرنی چاہیے۔

شیخ امام عالم علامہ نصیر الدین اپنے قلمی فتویٰ میں فرماتے ہیں:۔

"یہ جائز ہے خلوصِ نیت سے ایسے کام کرنے والے کو ثواب ہوگا"۔

امام ظہیر الدین فرماتے ہیں:۔

"یہ حسن ہے جب کہ اہتمام کرنے والے کا مقصد صالحین کو جمع کرنا، نبی امین کی بارگاہ میں ہدیۂ صلوٰت پیش کرنا اور غرباء و مساکین کو کھانا کھلانا ہو، مذکورہ شرط کے ساتھ اس حد تک ایسے کام ہر وقت موجبِ ثواب ہیں"۔

شیخ نصیر الدین فرماتے ہیں:۔

یہ عمدہ اجتماع ہے جس کے انعقاد میں ثواب ملے گا، نیک لوگوں کو کھانا کھلانے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لئے، بارگاہ رسالت میں ہدیۂ درود پیش کرنے کے لئے جمع کرنا عبادات کے اجر و ثواب کی زیادتی کا باعث ہے۔

امام ابو محمد عبد الرحمٰن بن اسمٰعیل کا ارشاد گرامی ہے:۔

"ہمارے زمانے کا بہترین نیا کام ہر سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

ولادتِ باسعادت کے دن صدقات، خیرات کرنا اور مسرت کا اظہار ہے، کیوں کہ اس میں فقراء پر احسان بھی ہے اور محفلِ میلاد کرنے والے کے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم وتکریم کی علامت بھی ہے، اللہ تعالیٰ کے احسان کا شکر ہے اس نے تمام جہانوں کے لئے باعثِ رحمت اپنے رسول کو پیدا فرمایا"۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

اسی طرح شیخ امام صدرالدین موہوب بن عمر الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی فرمایا ہے۔

یہ ساری عبارات سیرت شامیہ میں ہیں۔

اے سائل: "تو نے حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہا ہے کہ آپ محفلِ میلاد سے منع فرماتے تھے"۔

تیرا یہ قول قطعاً غلط ہے ہمارے امام اور قبلہ نے گانے کی مجلس میں حاضر ہونے سے منع کیا ہے اگرچہ اس مجلس میں قرآن کی تلاوت اور نعتیہ قصائد پڑھے جائیں۔

حضرت امام ربانی کی مراد سے بے خبر لوگوں نے گمان کیا ہے اس قسم کی بات بہت بڑا بہتان ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم ایسا کام کبھی نہ کرو اگر تم ایمان دار ہو۔

Marfat.com

حضرت امام ربانی کے مکاتیب کا بنظر انصاف مطالعہ کرو، مکتوب ۲۶۶/جلد اول میں حضرت امام ربانی فرماتے ہیں:۔

جان لو سماع اور رقص در حقیقت لہو ولعب میں داخل ہے۔

آیتِ کریمہ:۔

''اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو واہیات قصے کہانیاں مول لیتا ہے''۔

سرود کی ممانعت میں نازل ہوئی۔

مجاہد جو ابن عباس کے شاگرد اور اکابر تابعین سے ہیں فرماتے ہیں کہ:۔

''لَھْوَ الْحَدِیْثِ سے مراد ''سرود'' ہے''۔

حضرت مجاہد اللہ تعالیٰ کے قول:۔

''لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ''

(زور میں حاضر نہیں ہوتے)

کی تفسیر بیان فرماتے ہیں:۔

یعنی ''سرود وسماع میں حاضر نہیں ہوتے''۔

پس خیال رکھنا چاہیے کہ مجلسِ سماع ورقص کی تعظیم کرنا بلکہ اطاعت اور عبادت جاننا کتنا برا ہوگا؟

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہمارے بزرگ خود بھی اس امر میں مبتلا نہیں ہوئے اور ہمیں بھی اس امر کی تقلید سے رہائی فرمائی۔

Marfat.com

سنا ہے مخدوم زادے سرود کی طرف رغبت کرتے ہیں اور سرود و قصیدہ خوانی کی مجلس جمعہ کی راتوں میں منعقد کرتے ہیں اور اکثر احباب اس امر میں موافقت کرتے ہیں۔

بڑے تعجب کی بات ہے دوسروں سلسلوں کے مرید تو اپنے پیروں کے عمل کا بہانہ بنا کر اس عمل کے مرتکب ہوتے ہیں، اور شرعی حرمت کو اپنے مشائخ سے دفع کرتے ہیں اگرچہ اس امر میں حق پر نہیں ہیں، لیکن سلسلہ مجددیہ کے احباب اس امر کے ارتکاب میں کون سا عذر پیش کریں گے۔

ایک طرف حرمتِ شرعی اور دوسری طرف اپنے مشائخ کی مخالفت، بالفرض حرمتِ شرعی بھی نہ ہوتی پھر بھی آئینِ طریقت میں کسی نئے امر کا پیدا کرنا برا ہے، اور جب حرمتِ شرعی بھی ساتھ جمع ہو جائے تو ایسے امر کیوں برے نہ ہوں؟۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ:۔

"اچھی آواز سے صرف قرآن مجید، نعت اور منقبت کے قصائد پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ منع تو یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے، اور مقاماتِ نغمہ کا التزام کرنا اور الحان کے طریق سے آواز کو پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا جو کہ شرع میں بھی ناجائز ہیں۔ اگر ایسے طریقے سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو، قصائد پڑھنے میں شرائط مذکورہ متحقق نہ ہوں اور اس کو بھی صحیح غرض سے تجویز کریں تو پھر کون سی رکاوٹ ہے؟"۔

Marfat.com

پس معلوم ہوا کہ حضرت مجدد کی جو عبارت میلاد کے منکر بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں اس عبارت سے حضرت مجدد کی مراد یہ ہے کہ:۔

"قصائد اور نعت خوانی میں نغمہ کا التزام اور الحان کے طریق سے آواز کو پھیرنا اس کے مناسب تالیاں بجانا منع ہے"۔

جیسا کہ حضرت کی مذکورہ عبارت سے بالکل ظاہر ہے مخالفین نے بالکل غلط سمجھا ہے، حضرت امام نے مطلقاً محفل میلاد کو منع نہیں فرمایا۔ پس ثابت ہو گیا کہ سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے اور اپنا کھوٹا سکہ رائج کرنے کے لئے اس فرقۂ باطلہ نے ایک نیا طریقہ نکالا ہے، ہمارے بزرگوں کو بدنام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ نے یوں لکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے جھوٹ سے پاک ہے۔

رہا حضور علیہ السلام کے تذکرۂ ولادت کے وقت کھڑے ہونے کا مسئلہ تو آپ کی حیات طیبہ میں آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا صحابہ کرام سے ثابت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ باتیں کیا کرتے تھے جب حضور علیہ السلام کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے تاوقتیکہ حضور حجرہ میں داخل ہو جاتے۔

اور جان لو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر جس طرح حیات طیبہ میں لازم تھی اسی طرح بعد از وصال بھی لازم ہے، اور حضور کی تعظیم اس وقت

Marfat.com

ہوگی جب آپ کا ذکر کرے، حدیث بیان کرے، آپ کی سنت بیان کرے، یا آپ کا اسم شریف اور سیرت پاک سنے۔

صاحبِ ''شفاء'' نے اس روایت سے استنباط کیا کہ:۔

آپ کی موت وحیات توقیر کے لحاظ سے برابر ہیں۔

اور اس کی صورت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آپ کی حدیث وسنت کا بیان ادب واحترام سے کرے اور آپ کا اسم شریف اور سیرت پاک خضوع وخشوع سے سنے اور آپ کے اہلِ بیت اور صحابہ کی تعظیم کرے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حیات مبارکہ میں اور وصال کے بعد تعظیم وتوقیر یکساں ہے۔

لہٰذا اگر عالمِ ارواح سے اس دنیا میں آپ کی تشریف آوری کی تعظیم بجالائے تو کیا حرج ہوا؟۔

حرمین شریفین کے علماء کرام اور مذاہبِ اربعہ کے مفتیانِ عظام اس کے مستحب ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں، بلکہ حنبلی مفتی نے تو اس کے وجوب کا قول کیا ہے۔

مکہ مکرمہ کے یکتائے روزگار، محدث مولانا عبداللہ سراج حنفی کے حلقۂ درس میں اس نومولود (دیوبندی) فرقہ کا سردار نہ صرف بازانوئے ادب حاضر ہوا کرتا تھا بلکہ آپ کی جامعیت کا معترف بھی تھا' نے بھی قیام کے مستحسن ہونے کا فتویٰ

Marfat.com

دیا ہے، آپ کا مہر زدہ فتویٰ راقم کے پاس موجود ہے جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔

امام جعفر برزنجی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالے "عَقْدُ الْجَوَاهِرِ" میں فرماتے ہیں:۔

"بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن سمجھا جو صاحبِ روایت و درایت تھے، اس شخص کو مبارک ہو جس کا مقصد نبی اکرم کی تعظیم ہے"۔

اب ہم علماء مذکورین کے فتوے نقل کرتے ہیں جو بغور سننے کے قابل ہیں۔

سوال...... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور مولد مبارک پڑھتے وقت عرب و عجم کے علماء کے درمیان مروج قیام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ واجب ہے؟ یا مستحب ہے؟ یا مباح ہے؟ مدلل اور شافی کافی جواب ارشاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔

جواب...... عبداللہ سراج مکی مفتی حنفیہ فرماتے ہیں:۔

یہ قیام مشہور اماموں میں برابر چلا آتا ہے اور اسے ائمہ و حکّام نے برقرار رکھا ہے، اور کسی نے رد و انکار نہ کیا، لہٰذا مستحب ٹھہرا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کون مستحق تعظیم ہے۔

اور سیدنا عبداللہ بن مسعود کی حدیث کافی ہے:۔

جس چیز کو مسلمان بہتر سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بہتر ہے۔

Marfat.com

مشہور فقیہ، محدث عثمان بن حسن دمیاطی شافعی اپنے رسالے:

''اثباتِ قیام'' میں فرماتے ہیں:۔

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا ایک ایسا امر ہے جس کے مستحب اور مستحسن ومندوب ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، اور قیام کرنے والوں کو ثوابِ کثیر اور فضل کبیر حاصل ہوگا، کیوں کہ یہ قیام تعظیم ہے، کس کی؟ اس نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی، جن کی برکات سے اللہ تعالیٰ ہمیں ظلماتِ کفر سے ایمان کی طرف لایا، اور ان کے سبب سے ہمیں دوزخِ جہل سے بچا کر بہشت معرفت یقین میں داخل فرمایا، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں خوشنودیٔ رب العالمین کی طرف دوڑنا ہے، اور قوی ترین شعائرِ دین کا آشکار کرنا ہے، ''اور جو تعظیم کرے شعائرِ خدا کی تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور خدا کی حرمتوں کی تعظیم کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر ہے''۔

اس کے بعد بہت سے دلائل نقل کر کے فرمایا:۔

''ان سب دلائل سے ثابت ہوا کہ ذکرِ ولادت شریفہ کے وقت قیام مستحب ہے کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے''۔

یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہ قیام بدعت ہے، اس لئے کہ ہم کہتے ہیں، کہ ہر بدعت بری نہیں ہوتی۔

Marfat.com

جیسا کہ محقق ولی ابوذرعہ عراقی سے مجلس کے متعلق پوچھا گیا کہ مستحب ہے؟ یا مکروہ؟ اور اس میں کچھ وارد ہوا ہے؟ یا کسی پیشوا نے کیا ہے؟

تو جواب میں فرمایا:۔

''ولیمہ اور کھانا ہر وقت مستحب ہے پھر اس صورت میں کیا پوچھنا جب اس کے ساتھ اس ماہ مبارک میں ظہورِ نبوت کی خوشی مل جائے، اور ہمیں یہ سلف سے معلوم نہیں، نہ بدعت ہونے سے کراہت لازم کہ بہت سی بدعتیں مستحب بلکہ واجب ہوتی ہیں جب ان کے ساتھ کوئی خرابی مضموم نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

اس کے بعد آگے چل کے پھر ارشاد فرماتے ہیں:۔

''بے شک امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل السنّت والجماعت کا اجماع واتفاق ہے کہ قیام مستحب ہے اور بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

''میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی''۔

امام علامہ دانقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

''قوم کی عادت جاری ہے کہ جب مدح خواں ذکرِ میلاد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ بدعت مستحب ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر خوشی اور حضور کی تعظیم کا اظہار ہے''۔

Marfat.com

امام صرصری حنبلی فرماتے ہیں:۔

قَلِيلٌ لِمَدحِ المُصطَفىٰ الخطُّ بِالذَّهَبِ
عَلىٰ فِضَّتِهٖ مِنْ خَطِّ احسن من كتب
وَاَنْ تَنهَضَ الاَشْرَافُ عِندَ سَمَاعِهٖ
قِيَامًا صفوفا او جثيا على الركب

''مدح مصطفیٰ کے لئے یہ بھی تھوڑا ہی ہے کہ جو سب سے اچھا خوشنویس ہو اس کے ہاتھ سے چاندی کے پتر پر سونے کے پانی سے لکھی جائے اور جو لوگ شرفِ دینی رکھتے ہیں وہ ان کی نعت سن کر صف باندھ کر سروقد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں''۔

جس کو اللہ تعالیٰ توفیق اور ہدایت دے اس کے لئے اس قدر کافی ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا

Marfat.com

(فتویٰ)

فقیر اپنے رب کا دنیا وآخرت میں محتاج، عثمان بن حسن دمیاطی شافعی خادمِ طلباءِ مسجدِ حرام وسابق مدرس جامع ازہر نے دیا ہے اور املاء کرایا ہے، اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف فرمائے اور دنیا آخرت میں سب احباب کی پردہ پوشی فرمائے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

عبداللہ بن المرغنی حنفی مفتی مکہ مکرمہ فرماتے ہیں:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَنْ شَانِہٖ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا.

سید الاولین والآخرین کی ولادتِ مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام کو بہت سے علماء نے پسند کیا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

حسین ابن ابراہیم مفتی مالکیہ فرماتے ہیں:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ، اللّٰھم ھدایۃ للصواب.

''ہاں ذکرِ ولادت کے وقت قیام علماء نے پسند کیا اور یہ قیام حسن ہے کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ''

محمد ابن ابی بکر مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ کا ارشاد ہے:۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام واجب ہے کیوں کہ روحِ اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے، تو اس وقت تعظیم وقیام لازم ہوا، جید علمائے اسلام اور اکابرِ مذکورہ نے قیام کو پسند فرمایا ہے''۔

Marfat.com

محمد بن یحییٰ مفتی حنابلہ مکہ مشرفہ نے بھی ذکرِ ولادت کے قیام کے استحباب اور استحسان کی تصریح فرمائی ہے۔

رہا تمہارا یہ سوال کہ ہم نے ربیع الاول شریف میں ایک اپنی طرف سے تیسری عید بنالی ہے تو اس کا جواب ہے کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے مہینہ کی نہ صرف ایک ہی رات بلکہ سب راتوں کو عید منائیں، علماء کبار محدثین کی تصریحات موجود ہیں۔

امام احمد خطیب العسقلانی نے اپنی کتاب مواہب اللدنیہ میں ذکر کیا ہے:۔

"ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثُوَیْبَہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کی ابولہب کو جب خوشخبری سنائی تو اس نے ثُوَیْبَہ کو آزاد کر دیا، جب ابولہب مر گیا تو کسی نے خواب میں دیکھا، پوچھا، کیسی گزری؟ ابولہب نے کہا آگ میں جل رہا ہوں، ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کی رات مجھ سے عذاب ہلکا کیا جاتا ہے، اور ابہام وسبابہ کے درمیانی مغاک کی مقدار مجھے پانی مل جاتا ہے جسے میں انگلیوں سے چوس لیتا ہوں۔

اور یہ اس لئے کہ میں نے حضرت کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی ثُوَیْبَہ کو آزاد کر دیا تھا، اور اس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

Marfat.com

ابنِ جوزی نے کہا:۔

ابولہب کافر کو جس کی مذمت میں قرآن پاک کی پوری سورت "تَبَّتْ یَدَا" نازل ہوئی عذاب جہنم کی تخفیف کا فائدہ ہوا صرف اس لئے کہ اس نے ولادتِ مصطفیٰ کی خوشی منائی جب ایک کافر کو یہ فائدہ پہنچا تو اس مُوَحِّد غلام کا کیا حال ہوگا جو آپ کی ولادت سے مسرور ہو کر آپ کی محبت میں بقدر طاقت خرچ کرتا ہے۔

میری جان کی قسم اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی خوب جزاء ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کریم سے اس کو جنّاتِ نعیم میں داخل فرمائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں اہلِ اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور آپ کے میلاد شریف کے پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے ہیں، چنانچہ ان پر اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے اور میلاد شریف کے خواص میں آزمایا گیا ہے کہ جس دن میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لئے حفظ وامان کا سال ہو جاتا ہے، اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں فرمائے جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنالیا تاکہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت ترین علت اور مصیبت ہو جائیں اس پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔

Marfat.com

بے شک شبِ میلاد شبِ قدر سے افضل ہے اس لئے کہ شبِ قدر حضور کو عطاء کی گئی جب کہ میلاد خود آپ کے ظہور کی رات ہے اور ظاہر ہے کہ جس رات کو ذات اقدس سے شرف ملا وہ اس رات سے ضرور افضل ہوگی جو آپ کو دیئے جانے کی وجہ سے شرف والی ہے اور اس میں کوئی نزاع نہیں ہیں، لہٰذا شبِ میلاد شبِ قدر سے افضل ہوئی۔

نیز لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ نزولِ ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لَیۡلَةُ الۡمِیۡلَاد بنفس نفیس حضور اکرم صلی علیہ وسلم کے ظہور مبارک سے شرف یاب ہوئی، شب قدر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فضل و احسان ہے اور میلاد میں تمام موجوداتِ عالم پر فضل و احسان ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے تو آپ کی وجہ سے اللہ کی نعمتیں آسمان و زمین کی ساری مخلوق پر عام ہوگئیں، لہٰذا شبِ میلاد افضل ہے۔

جو کچھ ذکر کیا گیا ہے ہمارے کثیر دلائل کا ایک حصہ ہے اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اس کے لئے اس قدر کافی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

اور اندھوں کو تم گمراہی سے ہدایت کرنے والے نہیں تمہارے سنائے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ مسلمان ہیں۔

Marfat.com

رہا تمہارا یہ الزام کہ ہم کسی نئے مذہب کے مُدَّعِیُ ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم بحمدہ تعالیٰ دینِ اسلام پر قائم ہیں ہم سلف وخلف میں مشہور ہیں اگرچہ ناسمجھوں پر مخفی رہے، حضرت سعدی نے کیا خوب کہا:۔

گر نہ بیند بروز شپر چشم

چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

''اگر کوئی اندھا ہے تو اس میں سورج کا کیا گناہ ہے اگر تو ان کو نا دیکھ سکے چشمۂ آفتاب کا کیا گناہ ہے۔

☆ ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ مثل ہے نہ اس کی ضد ہے نہ اس کا کوئی شبہ وہمسر، اس کی شایانِ شان وہی اوصاف ہیں جو اس نے خود بیان فرمائے، اس کے مناسب وہی اسماء ہیں جو خود اس نے اپنی ذات کے لئے تجویز فرمائے۔

☆ وہ نہ جسم، نہ جوہر، نہ مکین بلکہ وہ ہر مکین ومکان کا خالق ہے، وہ عرض نہیں، اس کے لئے اجتماع نہ فراق، نہ اس کے اجزاء، نہ اس کو ذکر تھکا سکتا ہے، نہ پریشانی لاحق ہوسکتی ہے، الفاظ وعبارات اس کی تحقیق بیان کرنے سے قاصر، اشارات اس کا تعین کرنے سے عاجز، افکار اس کا احاطہ نہیں کرسکتے اور آنکھیں اِدراک نہیں کرسکتیں، ہر چیز کی اس کے نزدیک ایک خاص مقدار ہے، وہ وہم وفہم سے بالا ہے۔

Marfat.com

☆ اگر تو کہے: کب؟ تو وقت اس کے وجود سے پہلے ہو جائے گا۔

☆ اگر کہے: کس جگہ؟ تو مکان پہلے ہوگا۔

☆ وہ ہر مصنوع کے لئے علت ہے اس کے فعل کی کوئی علت نہیں، اس کی ذات اور فعل کیفیت سے پاک ہیں، جس طرح آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں عقول اس کا ادراک نہیں کر سکتیں، اس کی ذات دیگر ذوات جیسی نہیں اور اس کی صفات دیگر صفات جیسی نہیں۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ.

''اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے''۔

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور احادیث مبارکہ کے مطابق جنت، دوزخ، لوح، قلم، حوض، پل صراط، شفاعت، میزان اور صور، عذاب قبر، منکر نکیر کے سوال، شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے ایک قوم کو آگ سے نکالنے، مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔

☆ نیز ہمارا عقیدہ ہے جنتِ دوزخ ہمیشہ رہیں گے، جنتی ہمیشہ جنت میں اور دوزخی ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، مگر مؤمنین مرتکب کبائر ہمیشہ دوزخ میں

Marfat.com

نہیں رہیں گے، اور اللہ تعالیٰ کے قول:۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَاتَعْمَلُوْنَ.

کے مطابق اللہ بندوں کے افعال کا خالق ہے جیسے کہ ان کی ذات کا خالق ہے۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق اپنے مقررہ وقت پر مر جائے گی اور شرک اور تمام گناہ اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر سے ہیں لیکن مخلوق کا کوئی فرد اللہ تعالیٰ پر حجت قائم نہیں کرسکتا۔ غالب حجت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے وہ اپنے بندوں سے کفر اور گناہ کو پسند نہیں فرماتا۔ فرمایا رضا اور ارادہ دو الگ الگ صفتیں ہیں۔

☆ ہم ہر مسلمان کے پیچھے نماز جائز سمجھتے ہیں نیک ہو یا بد۔

☆ ہم کسی اہلِ قبلہ کو قطعی طور پر جنتی قرار نہیں دیتے۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ خلافت قریش ہی کا حق ہے خلافت میں کسی دوسرے کے لئے قریش کے ساتھ جھگڑا کرنا جائز نہیں۔

☆ ہم ظالم جابر حکمرانوں کے خلاف بھی بغاوت جائز نہیں سمجھتے جب تک مسلمان ہو۔

☆ اور ہم تمام آسمانی کتابوں اور انبیاء ورُسل پر ایمان رکھتے ہیں۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء افضل البشر ہیں لیکن نبی کریم افضل الانبیاء اور خاتم النّبیین ہیں۔

Marfat.com

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ بعد از انبیاء حضرت صدیق اکبر افضل البشر ہیں، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، پھر عشرہ مبشرہ، پھر وہ حضرات جن کے جنتی ہونے کی نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گواہی دی اور پھر وہ حضرات جن میں آپ مبعوث ہوئے، پھر با عمل علماء۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ رُسُل خاص ملائکہ سے افضل ہیں اور خاص ملائکہ عام انسانوں سے افضل ہیں، اور عام پرہیزگار مسلمان عام ملائکہ سے افضل ہیں، ملائکہ کے بھی آپس میں مختلف درجات ہیں جس طرح مومنین کے مختلف درجات ہیں۔

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ کامل مومن ہے وہ جو زبان سے اقرار بھی کرے، دل سے تصدیق بھی کرے اور ہاتھ وغیرہ سے عمل بھی کرے۔

☆ جو اقرار نہیں کرتا وہ کافر ہے۔

☆ جو تصدیق نہیں کرتا وہ منافق ہے۔

☆ اور جو بے عمل ہے وہ فاسق ہے۔

☆ جو سنت کی پیروی نہیں کرتا وہ بدعتی ہے۔

☆ لوگ ایمانی ثمرات کے لحظ سے مختلف ہیں دل کی معرفت مفید نہیں تاوقتیکہ زبان سے اقرار اور توحید ورسالت کی گواہی نہ دے علاوہ یہ کہ وہ شرعاً معذور ہو۔

Marfat.com

☆ بندوں کے افعال نہ سعادت کا سبب ہیں اور نہ شقاوت کا، سعید اپنی ماں کے پیٹ سے سعید ہے اور شقِی رحمِ مادر سے شقِی ہے۔

☆ عبادت پر ثواب محض اللہ کا فضل ہے، گناہ پر عذاب اللہ تعالیٰ کا عدل ہے، اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھی واجب نہیں وہ جو چاہے کرتا ہے اور جو ارادہ فرمائے فیصلہ فرماتا ہے کوئی اس کا حکم مؤخر نہیں کرسکتا اور کوئی اس کے فیصلہ کو بدل نہیں سکتا۔

☆ رضا اور ناراضگی دو قدیم صفتیں ہیں بندوں کے افعال سے متغیر نہیں ہوسکتیں اللہ تعالیٰ جس پر راضی ہو اس سے جنتیوں والے کام لیتا ہے اور جس پر ناراض ہو اس سے جہنمی والے کام کرواتا ہے، کسی پر راضی اور کسی سے ناراض ہونے کی وجہ اور کوئی نہیں جان سکتا، اسی لئے کسی نے کہا مجھے مسئلہ قضاء وقدر نے قتل کر دیا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ اور قضاء پر راضی رہنا، مشکلات پر صبر کرنا، نعمتوں پر شکر کرنا لوگوں پر واجب ہے۔

☆ حدیث قدسی ہے:۔

۱...... جو میری قضاء پر راضی نہیں۔

۲...... اور میری طرف سے آئی ہوئی مصیبت پر صابر نہیں۔

۳...... اور میری نعمتوں کا شکر نہیں کرتا۔

تو وہ میرے سوا کوئی دوسرا رب تلاش کرے۔

Marfat.com

☆ خوف وامید آدمی کے لئے لگام کا کام کرتی ہیں، اسے بے ادب ہونے سے روکتی ہیں، اور ہر وہ دل جوان دونوں سے خالی ہو وہ خراب ہے، اور امر ونہی اور عبودیت کے احکام آدمی کے لئے لازمی ہیں جب تک کہ وہ عاقل ہے، ہاں جب اس کا دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ صاف ہو تو اس سے احکام تکلیفیہ کی مشقت ساقط ہو جاتی ہے نہ کہ نفسِ وجوب۔

☆ اور بشریت کسی آدمی سے زائل نہیں ہوتی اگرچہ ہوا میں اڑے، البتہ بشریت کبھی ضعیف ہوتی ہے اور کبھی قوی، اور بُری صفات عرفاء سے ختم ہو جاتی ہیں، اور بندہ مختلف احوال سے گزر کر اہلِ روحانیت کی صفات پا لیتا ہے، اس کے لئے زمین سمٹ جاتی ہے، وہ پانی پر چلتا ہے، اور آنکھوں سے غائب ہو جاتا ہے، ہوا میں اڑتا ہے، اور کبھی اپنی جگہ کے علاوہ کسی دوسری بستی یا صحراء میں نظر آتا ہے۔

☆ اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے بغض اعلیٰ ایمانی صفت ہے۔

☆ اپنی طاقت کے مطابق نیکی کی طرف دعوت، اور برائی سے روکنا ہر شخص پر فرض ہے۔

☆ اولیائے کرام کی کرامات بالکل حق ہیں، اور کرامات معجزاتِ انبیاء علیہم السلام کا ہی ایک حصہ ہیں کیوں کہ یہ پیروکار کے کمال کی دلیل ہیں جب کہ پیروکار کا کمال اصل میں متبوع کا ہی کمال ہے۔

Marfat.com

☆ کامل تر اور افضل ہمارے نبی مصطفیٰ، رسول مجتبیٰ ہی ہیں، آپ شفاعت کبریٰ اور وسیلۂ عظمیٰ کے مالک، قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ کے تاج والے، دَنیٰ فَتَدَلّٰی کے رموز واسرار سے واقف۔

اللہ تعالیٰ بے شمار رحمتیں اور برکتیں اور سلام آپ پر اور آپ کی مقدس ومطہر آل اور صحابہ کرام پر نازل فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

احقر عباد اللہ المجید **احمد سعید** نے جو کہ نسبًا فاروقی اور طریقۃً مجددی ہے محبوب علی جعفری کی کتاب کے جواب میں تالیف اور کتابت کیا۔

مترجم:۔ **محمد رشید نقشبندی**

خادم الطلبہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

المتوطن:۔ ڈبسی نکیال (آزاد کشمیر)

۱۸ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ ۱۶ اپریل ۱۹۷۹ء

Marfat.com

مظہر علم

Marfat.com